# حقیقتِ معارضہ اور اس کے ۳ بنیادی شرائط

### تعریفِ معارضہ

دو دلیلیں ایک ہی وقت اور ایک ہی جگہ ایک دوسرے کی نفی و ضد کا تقاضا کریں اس طور پر کہ دونوں کا جمع ہونا محال ہو۔

### شروطِ تحققِ معارضہ

۱. اتحادِ محل: دونوں دلیلیں ایک ہی جگہ پر وارد ہوں۔

۲. اتحادِ زمانہ: ایک ہی زمانے میں دونوں کا نفاذ چاہا جائے۔

۳. تساوی فی القوۃ: دونوں قوت میں مساوی ہوں یا وصفِ تابع سے قوت ہو۔

**المثال الفقهي التطبيقي**

ایک گواہ دعویٰ کرے کہ زید نے فلاں وقت قتل کیا، اور دوسرا گواہ گواہی دے کہ عین اسی وقت زید مکہ میں تھا؛ یہاں محل و زمانہ ایک ہونے سے حقیقی معارضہ واقع ہو گیا۔

💡 **نکتۂ تدریس:** اگر محل یا زمانہ الگ ہو جائے تو تعارض ختم ہو جاتا ہے؛ اور معارضہ صرف برابری کی دلیلوں میں ہوتا ہے۔

# معارضہ کی ۳ صورتیں اور نص بمقابلہ قیاس

### صورتِ اولیٰ و ثانیہ (معارضہ قائم)

۱. دونوں قوت میں مساوی ہوں (تساوی القوة)۔
۲. ایک دلیل وصفِ تابع (شہرت یا فقاہتِ راوی) سے قوی ہو؛ یہ معمولی قوت "رجحان" کہلاتی ہے۔

### صورتِ ثالثہ (عدمِ معارضہ)

ایک دلیل ذاتی و اصل قوت (وصفِ غیر تابع) سے برتر ہو۔

جیسے نصِ قطعی بمقابلہ قیاسِ ظنی۔

یہاں قیاس سرے سے کالعدم ہو جاتا ہے؛ لہٰذا معارضہ نہیں رہتا۔

**المثال الفقهي التطبيقي**

نصِ قرآنی ﴿وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ﴾ کے سامنے کوئی قیاس لایا جائے تو قیاس سرے سے ساقط ہو جاتا ہے، اسے ترجیح نہیں کہتے۔

# دفع تعارض ۱: التوفيق بتغاير الحكم

### قاعدۂ توفیق

«إعمال الكلام أولى من إهماله» — دونوں شرعی دلیلوں پر حتی الامکان عمل کرنا دلیل کو گرانے سے ہزار گنا بہتر ہے۔

### تفریقِ احکام فی آیاتِ الأیمان

آیت ۱: {بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ} ➡️ یمینِ غموس (دل کا جھوٹا ارادہ) پر آخرت کا گناہ۔

آیت ۲: {بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ} ➡️ یمینِ منعقدہ (مستقبل کی پکی قسم) پر دنیا کا کفارہ۔

**المثال الفقهي التطبيقي**

جھوٹی ماضی کی قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں بلکہ توبہ و استغفار ہے، جبکہ آئندہ کی قسم توڑنے پر ۱۰ مساکین کو کھانا کھلانا یا ۳ روزے ہیں۔

💡 **نکتۂ تدریس:** دونوں قرآنی آیات اپنے اپنے حکم پر قائم رہیں اور تعارض رفع ہو گیا۔

# دفع تعارض ۲: التوفیق بتغایر المحل

### تغایرِ قرأت

قرآن کریم کی دو متواتر قرأتیں بظاہر دو مختلف احکام کا تقاضا کرتی ہیں:

### تفریقِ محل کا اصولی ضابطہ

قرأت ۱: {حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ} (تخفیف: خون بند ہونا) ➡️ محلِ ۱۰ دن (بغیر غسل حلت)۔

قرأت ۲: {حَتَّىٰ يَطَّهَّرْنَ} (تشدید: غسل کرنا) ➡️ محلِ کمتر از ۱۰ دن (غسل شرط ہے)۔

**المثال الفقهي التطبيقي**

حائضہ عورت کا خون عادت کے پورے ۱۰ دن پر رکے تو بغیر نہائے بھی خاوند کے لیے قربت حلال ہے، اور ۱۰ دن سے کم میں رکے تو غسل شرط ہے۔

# دفع تعارض ۳: النسخ بتغاير الزمان

### قاعدۂ نسخ

اگر تاریخ معلوم ہو تو بعد میں نازل ہونے والی نص پہلے کو منسوخ کرے گی۔

### تاریخ نامعلوم ہونے پر حنفی ضابطہ

«المحرِّم ناسخ للمبيح» (حرام کرنے والی نص مبیح کے لیے ناسخ ہوگی)۔

علت: بعثت سے قبل اصل "اباحت" تھی؛ مبیح نص نے اصل کو باقی رکھا۔

محرم نص نے نیا شرعی حکم جاری کیا؛ لہٰذا وہ لازماً بعد میں آئی۔

**المثال الفقهي التطبيقي**

شراب کی ابتدائی اباحت کے مقابلے میں جب حرمت کی نص آئی تو حرمت والی نص ناسخ مانی گئی اور اباحت ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی۔

💡 **نکتۂ تدریس:** حرمت کا حکم ہمیشہ نیا ہوتا ہے لہٰذا وہ مبیح کے بعد ہی آتا ہے۔

# تعارض میں نصوص اور قیاس کا تقابل

### نصوص میں تعارض (التساقط)

تاریخ سے لاعلمی پر دونوں نصوص کا حکم ساقط ہو جاتا ہے («سقط النصان»)؛ کیونکہ جہلِ محض کے ساتھ کسی ایک کو اپنانا تحکم ہے۔

### قیاس میں تعارض (البقاء والتخییر)

- دو متعارض قیاس کبھی باطل یا ساقط نہیں ہوتے! («ولا یسقطان بالتعارض»)۔
- مجتہد دونوں جانب دلیل پر قائم ہے؛ لہٰذا وہ اپنے دل کے اطمینان سے چنے۔
- اقوالِ صحابہ جن میں قیاس کا دخل ہو ان کا حکم بھی قیاس جیسا ہے۔

**المثال الفقهي التطبيقي**

سفر میں قصر یا اتمام کے مختلف اجتہادی اقیسہ میں مجتہد جس قیاس پر اطمینان پائے اس پر عمل کر سکتا ہے، قیاس باطل نہیں ہوتا۔

# قیاس میں ترجیح کا پہلا سبب: قوة التأثير

### حقیقتِ قوة التأثير

شریعت نے اس وصف میں بذاتِ خود اس حکم کو بدلنے کی صلاحیت رکھی ہو، نہ کہ ایسا اثر دعویٰ کیا جائے جو اس کی فطرت میں نہ ہو (جیسے غلامی کا کام تنصیف ہے، تحریم نہیں)۔

### نکاح الأمة الكتابية میں اختلاف

امام شافعیؒ: غلامی + کفر = کفرِ غلیظ ➡️ نکاح حرام ہے۔

احناف کا قوی قیاس: آزاد کتابیہ حلال ہے تو باندی بھی حلال ہے۔

قاعدہ: «الرق منصف لا محرم في الشريعة» (غلامی آدھا کرتی ہے حرام نہیں)۔

**المثال الفقهي التطبيقي**

جیسے باندی پر طلاقیں ۲ ہیں اور عدت ۲ حیض ہے (تنصیف)، اسی طرح نکاح کا اصل دروازہ بند نہیں ہوتا، احناف کا قیاس قوی ہے۔

💡 **نکتۂ تدریس:** چونکہ احناف کا قیاس اثر میں قوی ہے اس لیے وہ شافعیہ کے قیاس پر راجح ہے۔

# قیاس میں ترجیح کا دوسرا سبب: قوۃ الثبات

### حقیقتِ قوۃ الثبات

شارع کا اس وصف کو شریعت کے دیگر ابواب میں بار بار اور کثرت کے ساتھ معتبر ماننا۔

### ثباتِ وصف کے ۳ فقہی نظائر

۱. ردِ ودیعت: چونکہ امانت کی واپسی خود متعین ہے اس لیے نیت کی تعیین ساقط ہے۔

۲. ردِ مغصوب: غصب شدہ مال کی واپسی متعین ہے اس لیے تعیین کی شرط نہیں۔

۳. صومِ رمضان: رمضان کا وقت خود متعین ہے اس لیے مطلق نیت کافی ہے۔

**المثال الفقهي التطبيقي**

غصب شدہ چیز واپس کرتے وقت نیت کی تعیین نہیں کہنی پڑتی کیونکہ واپسی خود متعین ہے۔ رمضان کے روزے کا وقت بھی ایسا ہی ہے۔

# باطل ترجیح ۱: غلبۂ اشباہ اور عتقِ بھائی کا قضیہ

### دعوائے شافعیہ (فاسد)

خریدا ہوا بھائی آزاد نہیں ہوتا؛ کیونکہ وہ چچا کے بیٹے کے مشابہ ۴ اوصاف میں ہے (زکوٰۃ، بیوی، گواہی، قصاص) اور بیٹے کے مشابہ ۱ میں، پس ۴ کا عدد ۱ پر راجح ہے۔

### ردِ صدر الشریعہؒ

«المشابهة في وصف واحد مؤثر أقوى من المشابهة في ألف وصف غير مؤثر»۔

مطلوبہ حکم "عتق" ہے؛ اور عتق میں محرمیت اثر انداز ہوتی ہے۔

زکوٰۃ، شہادت یا قصاص کا عتق میں سرے سے کوئی اثر ہی نہیں! پس عدد باطل ہے۔

**المثال الفقهي التطبيقي**

عتق میں محرمیت کا ۱ مؤثر وصف چچا زاد کے ۴ غیر مؤثر اوصاف پر بدرجہا بھاری ہے، لہٰذا خریدا ہوا بھائی فی الفور آزاد ہو جائے گا۔

# باطل ترجیحات ۲ و ۳: عمومِ علت اور قلتِ اجزاء

### ۲. الترجيح بكون الوصف أعم (باطل)

سود میں علت "طعام" کو اس لیے راجح کہنا کہ وہ قلیل اور کثیر دونوں کو عام ہے۔
**رد:** ترجیح تاثیر کی قوت سے ہوتی ہے نہ کہ لفظی دائرے کے پھیلاؤ سے۔

### ۳. الترجيح بقلة الأجزاء (باطل)

یہ دعویٰ کہ ایک جزو والی علت دو یا تین اجزاء والی علت پر راجح ہے۔

رد: شرعاً اجزاء کی کمی بیشی کا کوئی شرعی اثر نہیں۔

شریعت میں علت کا مدار اس کی اصولی صحت اور تاثیر پر ہے۔

**المثال الفقهي التطبيقي**

سود کی علت احناف کے نزدیک "قدر مع الجنس" (کیل یا وزن) ہے، جو کہ تاثیر میں طعام سے بدرجہا قوی تر ہے۔

💡 **نکتۂ تدریس:** مناظرے میں ان دو غیر معتبر حربوں سے مغالطہ پیدا کیا جاتا ہے جس کا التوضیح نے رد فرمایا۔

# باطل ترجیح ۴ اور ہیئتِ اجتماعیہ کا اصولی راز

### الترجيح بكثرة الأدلة (باطل عند الشيخين)

شیخینؒ کے نزدیک دلائل کی محض گنتی سے ترجیح نہیں ہوتی؛ کیونکہ ہر دلیل بذاتِ خود مستقل مؤثر ہوتی ہے۔

### صدر الشریعہؒ کا نایاب اصولی فرق

حمل الأثقال (وزن اٹھانا): جہاں مل کر "ہیئتِ اجتماعیہ" بنے وہاں ۱۰ افراد اکیلے سے فائق ہیں (کثرت معتبر)۔

المصارعة (کشتی): جہاں مقابلہ انفرادی ہو، وہاں ۱ طاقتور پہلوان ہزار کمزوروں پر غالب ہے (دلائل کشتی کی مانند ہیں)!

راویوں کی کثرت بھی تب معتبر ہوگی جب وہ حدِ تواتر تک پہنچ کر ہیئتِ اجتماعیہ بنا لے، ورنہ ۳ راوی ۲ پر راجح نہیں ہوں گے۔

### المثال الفقهي التطبيقي

۲ عادل گواہوں کے مقابلے میں ۱۰ گواہ آ جائیں تو محض گنتی کی وجہ سے ۱۰ کو ترجیح نہیں دی جاتی، کیونکہ ہر گواہی انفرادی ہے۔

💡 **نکتۂ تدریس:** دلائل کشتی کی مانند ہیں؛ پس ۱ قوی و مؤثر دلیل ہزار ضعیف دلیلوں پر غالب رہتی ہے۔

# التوضیح: باب المعارضة کا حتمی خلاصہ

### خلاصۂ منابجِ دفعِ تعارض

۱. التوفیق بتغایر الحکم أو المحل ➡️ ۲. النسخ بتغایر الزمان («المحرِّم ناسخ للمبیح») ➡️ ۳. الترجیح بوصف تابع ➡️ ۴. تساقط النصلین۔

### خلاصۂ ترجیحاتِ صحیحہ و فاسدہ

صحیح ترجیح: قوة التأثیر اور قوة الثبات علی الحکم۔

باطل ترجیحات: غلبة الأشباہ، عموم العلة، قلة الأجزاء، کثرة الأدلة۔

ضابطۂ کثرت: الکثرة معتبرة مع الهیئة الاجتماعیة فقط۔

**المثال الفقهي التطبیقي**

ان اصولی قواعد کی مدد سے فقہِ حنفی کی تمام فتاویٰ اور تخریجات میں تعارضات کو قطعی طور پر حل کیا جا سکتا ہے۔